روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 205 | سوموار 24 ربیع الثانی۔ 1417ھ 9 تبوک 1375 ہش 9 ستمبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترجمہ کلام الٰہی کلاس کے بارے میں ضروری اعلان

احمدیہ ٹیلی ویژن نے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے پروگرام ترجمہ کلام الٰہی کلاس کو ابتداء سے دوبارہ قسط وار دکھانا شروع کیا تھا تاکہ جو ناظرین پہلے استفادہ نہیں کرسکے وہ فائدہ اٹھالیں۔ حضرت صاحب کے بیرون لندن قیام کے دوران اس کا وقت روزانہ 6 تا 7 بجے (پاکستانی وقت) تھا۔ اب حضرت صاحب واپس تشریف لے آئے ہیں۔ لہٰذا اب تااطلاع ثانی پرانی قسطوں کی دوہرائی کا پروگرام روزانہ 3 تا 4 بجے شام (پاکستانی وقت) پر دکھایا جائے گا۔

ناظرین یاد رکھیں کہ معمول کا ترجمہ کلام الٰہی پروگرام جو تازہ اقساط پر مشتمل ہوگا بدستور سوموار، منگل کو شام چھ بجے دکھایا جاتا رہے گا۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جن لوگوں کو خدا کی طرف پورا التفات نہیں ہوتا انہیں کو (عبادت) میں بہت وساوس آتے ہیں۔ دیکھو ایک قیدی جبکہ ایک حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو کیا اس وقت اس کے دل میں کوئی وسوسہ گزر جاتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ وہ ہمہ تن حاکم کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتا ہے کہ ابھی حاکم کیا حکم سناتا ہے۔ اس وقت تو وہ اپنے وجود سے بھی بالکل بے خبر ہوتا ہے۔ ایسا ہی جب صدق دل سے انسان خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور سچے دل سے اس کے آستانہ پر گرے تو پھر کیا مجال ہے کہ شیطان وساوس ڈال سکے۔ شیطان انسان کا پورا دشمن ہے (کلام الٰہی) میں اس کا نام عدو رکھا گیا ہے۔ اس نے اول تمہارے باپ کو نکالا۔ پھر وہ اس پر خوش نہیں۔ اب اس کا یہ ارادہ ہے کہ تم سب کو دوزخ میں ڈال دے۔ یہ دوسرا حملہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ وہ ابتداء سے بدی کرتا چلا آیا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ تم پر غالب آوے۔ لیکن جب تک کہ تم ہر بات میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو گے وہ ہرگز تم پر غالب نہ آسکے گا۔ جب انسان خدا کی راہ میں دکھ اٹھاتا ہے اور شیطان سے مغلوب نہیں ہوتا۔ تب اس کو ایک نور ملتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 419)

انفرادی فوائد سے قومی فوائد زیادہ اہمیت رکھتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

خدا تعالیٰ نے اپنی چار صفات کے ماتحت انسان کے چار درجوں کا ذکر فرمایا ہے۔ پہلے صفت ربوبیت کا ذکر کیا ہے۔ جو کہ انسان کو پیدا اور پھر اس کی اس طرح نشوونما کرتی ہے جس سے کہ وہ کام کرنے کے قابل ہو جاتا ہے اور قومی کاموں میں متصرف ہوتا ہے۔ جب یہ مقام اس کو حاصل ہو جاتا ہے۔ تو پھر صفت رحمانیت کا ظہور ہوتا ہے۔ یعنی ربوبیت کے بعد اپنی رحمانیت سے ترقی کے آلات اور مصالحہ پیدا کرتا ہے۔ جس سے کہ انسان کام لے۔ چونکہ خدا تعالیٰ رحمان ہے۔ اس لئے ربوبیت کے بعد انسان کے کام کرنے کے لئے سامان پیدا اور مہیا کرتا ہے۔ پھر ربوبیت اور رحمانیت کے بعد اس امر کی ضرورت ہے کہ انسان کا کام ضائع نہ جائے۔ اس لئے وہ رحیم ہے۔ کہ انسان کے کاموں کے نیک نتائج پیدا کرتا ہے۔ رحیمیت انسان کی فردی ترقی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ جس سے کہ انسان فردی طور پر اپنے کاموں کے نیک نتائج حاصل کرتا ہے اور فردی طور پر اس کی اپنی ذات کو فائدہ پہنچتا ہے۔ لیکن بعض اوقات انسان فردی نفع حاصل نہیں کرسکتا اور وہ مرجاتا ہے۔ اس لئے فرمایا ہم مالک یوم الدین بھی ہیں یعنی ایک دن ایسا بھی مقرر ہے۔ کہ جو قوموں کی جزا اور سزا کا دن ہے۔ اس وقت فردی طور پر ہی بدلہ دیا جائے گا۔ تو رحیمیت افراد کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور مالکیت تمام قوم کے کاموں کے بدلے کے ساتھ

باقی صفحہ 7 پر

جو کام کرو نفسانی غرض سے الگ ہو کر کرو تا خدا تعالیٰ کے حضور اجر پاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

○ محترم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔ میری بچی عزیزہ امتہ الرفیق راحت صاحبہ اہلیہ ناصر عتیق احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے کینیڈا میں بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے حاشر احمد عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچے کو نیک اور خادم دین بنائے۔

نکاح

○ مکرم ملک غلام نبی شاہد صاحب سابق مربی سلسلہ مغربی و مشرقی افریقہ حال بیلجیم تحریر کرتے ہیں۔

میرے چھوٹے بیٹے عزیزم عبدالاعلیٰ حسن کا نکاح مکرمہ حمیرا مبارک بنت مرزا مبارک احمد صاحب آف ڈسکہ کے ہمراہ بعوض ایک لاکھ فرانک (BF) حق مہر پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بیت الاسلام برسلز میں مورخہ 4- ستمبر 1996ء کو بعد عبادت مغرب و عشاء پڑھا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت بابرکت فرمائے۔

○ عزیزہ مکرمہ انفیس اشرف صاحبہ بنت مکرم پروفیسر میاں محمد اشرف صاحب آف بورے والا امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع وہاڑی کے نکاح کا اعلان مکرم محمد سہیل ملک صاحب ابن مکرم ملک عبدالستار صاحب آف اسلام آباد بعوض 100000 روپے حق مہر محترم مولوی عبدالوہاب احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے احمدیہ بیت الذکر اسلام آباد میں 23- اگست 1996ء بعد جمعہ کیا۔ عزیزہ میاں فضل احمد صاحب آف چک جھمرہ کی پوتی ہیں اور شیخ عبدالحق صاحب آف بوریوالہ کی نواسی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے لئے غیرت ہوتی ہے۔ وہ خود ان کا کفیل ہو جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

9- تبوک 1375 ہش 9 - ستمبر 1996ء

خود غرضی انسان کو الگ تھلگ کر دیتی ہے

خود غرضی انسان کو دوسروں سے الگ تھلگ کر دیتی ہے۔ معاشرے میں تو ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ سب لوگ دوسروں کا خیال رکھیں ایک دوسرے سے ہمدردی کریں۔ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کریں۔ لیکن اگر انسان صرف اپنے ہی فائدے کو پیش نظر رکھے تو یقیناً معاشرہ اسے پسند نہیں کرے گا۔ وہ چاہے کتنا ہی اونچا کیوں نہ چلا جائے۔ لوگ اس کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کریں گے۔ اس کے قریب نہیں جائیں گے۔ اور جب اس کو دوسروں کی ضرورت ہو گی تو وہ بھی اس سے اسی طرح پرے رہیں گے۔ جس طرح خود غرضی نے اس کو پرے رکھا ہے۔ پس یہ نہایت ضروری ہے کہ معاشرے میں رہتے ہوئے انسان خود غرضی سے کام نہ لے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اپنی ضروریات پوری نہ کرے۔ اپنے فائدہ کا نہ سوچے۔ لیکن اپنی ضروریات پوری کرنا اور اپنے فائدے کا سوچنا اس بات سے بالکل مختلف ہے کہ دوسروں کی ضروریات پوری نہ ہونے دی جائیں۔ اور دوسروں کے فائدے میں لات ماری جائے۔ خود بھی ضروریات پوری کریں اور دوسروں کی ضروریات بھی پوری ہونے دیں۔ بلکہ جب بھی اور جہاں بھی اس بات کا موقعہ پیدا ہو کہ دوسروں کو مدد کی ضرورت ہو ان کی مدد کے لئے قدم آگے بڑھایا جائے۔ یہ نہ سوچا جائے کہ اگر میں نے قدم آگے بڑھایا تو مجھے نقصان ہو گا۔ دوسروں کی مدد سے جو طمانیت حاصل ہوتی ہے وہ ہر نقصان کو پورا کر دیتی ہے۔ دوسروں کی عزت کریں اور دوسروں کی آبرو کا خیال رکھیں۔ دوسروں کے آرام اور چین کے لئے ویسی ہی کوشش کریں جیسی اپنے لئے کرتے ہیں تو یقیناً یہ بات خود غرضی سے انسان کو دور لے جائے گی۔ اس کے دل میں یہ جذبہ پیدا کرے گی کہ ہم سب نے مل جل کر رہنا ہے ہم سب نے ایک دوسرے کا خیال رکھنا ہے اور ہم سب نے ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوئے اگر کوئی خفیف سا نقصان بھی اٹھانا پڑے تو وہ نقصان اس لئے اٹھا لینا ہے کہ کل کو جب ہمیں ضرورت پیش آئے گی تو دوسرے بھی اپنا نقصان اٹھانے کے باوجود ہماری مدد کریں گے۔ اس سلسلے میں یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ جو شخص اپنی ہی پرواہ نہیں کرتا وہ دوسروں کی کیا پرواہ کرے گا۔ سب سے پہلے تو ضرورت کے مطابق اپنی پرواہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کی اپنی زندگی کو بہتر طریق پر صرف کرنا اس کا فرض ہے۔ اور جب اپنی زندگی کو بہتر طریق پر صرف کرے گا اور دوسروں کا بھی لحاظ رکھے گا تو یقیناً اسے معاشرے میں عزت ملے گی۔ لوگ اس کا احترام کریں گے اور ہر وقت اس کے کام آنے کی کوشش کریں گے۔ پس یہ دو باتیں ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ اپنی پرواہ کرنا۔ اپنا خیال رکھنا۔ اپنی زندگی کو بہتر بنانا اور اس کے ساتھ ساتھ دوسروں کا بھی خیال رکھنا۔ اور دوسروں کے آرام میں لات نہ مارنا۔ دوسروں کی عزت و آبرو کو پیش نظر رکھنا۔ بہرحال خود غرضی ایک ایسی بات ہے جو انسان کو انسانیت سے بھی گرا دیتی ہے۔ جو شخص صرف اپنے لئے سوچتا ہے اور دوسروں کی کسی رنگ میں بھی پرواہ نہ کرتا ہو اس میں اور حیوان میں کیا فرق ہو سکتا ہے۔

پس ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہئے اور خود غرضی کو اپنے قریب تک نہیں آنے دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے اور ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اپنی استطاعت کے مطابق دوسروں کی مدد کر سکیں۔

باتوں کا اثر لیتے ہیں کم لوگ، بہت کم
اور چپکے سے ہر بات بدل دیتا ہے کردار
اللہ کرے ہم کو میسر ہو یہ خوبی
جو دیکھیں ہمیں ان پہ کھلیں خُلق کے اسرار

ابو الاقبال

○

ہم نشیں ظلمتوں سے پیار نہ کر
دشمنِ حق کا اعتبار نہ کر
شرک ناقابلِ مُعافی ہے
کچھ بھی ہو شرک زینہار نہ کر
ہے خدا پر اگر یقیں تجھ کو
فکرِ بیدادِ روزگار نہ کر
جو خدا کے ہیں ان کو مت للکار
خفتہ شیروں کو ہوشیار نہ کر
فضل حق ہی پہ منحصر ہے نجات
اپنی نیکی پہ اِنحصار نہ کر
سامنا ہو اگر کسی سے ترا
اس پہ پہلے کبھی تو وار نہ کر
عَیب پوشی ہے شیوۂ مومن
عیب غیروں کے آشکار نہ کر
ظنِّ بد اور غرور و غیبت سے
اپنے اعمال داغدار نہ کر
کر کے احساں کبھی کسی سے تُو
ذکر پھر اس کا بار بار نہ کر
نہ ملے جس سے تجھ کو رزق حلال
ایسا کوئی تو کاروبار نہ کر
حق تعالیٰ سے جس کو پیار نہیں
ایسے انساں سے تُو بھی پیار نہ کر
رکھ بھروسہ خدا پہ اے صدّیقؔ
ابنِ آدم پہ انحصار نہ کر

محمد صدیق امرتسری

واقفین نو کے والدین توجہ فرمائیں!

○ اپنے بچوں کی تاریخ پیدائش تمام کاغذات میں درست درج کروائیں۔ اگر کسی جگہ سکول وغیرہ میں آپ درست تاریخ پیدائش درج نہ کروا سکے ہوں تو مرکز کو اصل اور دوسری دونوں کے بارے میں وضاحت سے تحریر کریں۔ خصوصاً سرکاری کاغذات میں بچوں کی تاریخ پیدائش میں تضاد نہیں ہونا چاہئے۔

(وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

لجنہ کالم

بچوں کی تربیت کے سوال پر آپ نے 29۔ جون 1923ء کو فرمایا:۔

یہ سوال ایسا اہم سوال ہے کہ کسی قوم کی بہتری کا دارومدار اسی پر ہوتا ہے ہمیشہ جو قومیں تباہ ہوئی ہیں اسی وجہ سے ہوئی ہیں کہ پہلے لوگ مرگئے اور پچھلے ان کے قائم مقام نہ بن سکے... یہ عجیب بات ہے کہ ہر علم کے متعلق ہم دیکھتے ہیں کہ بعد میں آنے والے پہلوں کی نسبت اس میں زیادہ ترقی کرتے ہیں۔ مثلاً پہلے جو حساب ہوتا تھا آج اس سے بڑھا ہوا ہے اور آج کل کے حساب دان پہلے حساب دانوں سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح تاریخ کا حال ہے۔ اس زمانہ میں پہلے سے زیادہ عمدگی کے ساتھ تاریخیں مدون ہو چکی ہیں۔ جو نہ صرف اس زمانہ کے حالات کی بلکہ اس زمانہ کے حالات کی جس میں وہ واقعات ہوئے۔ اس وقت اس زمانہ کے حالات اس سے زیادہ اچھی طرح لکھے گئے جیسے کہ پہلے زمانہ میں لکھے گئے تھے۔ مثلاً ساتویں آٹھویں صدی کے حالات اس زمانہ کے لوگوں کو زیادہ عمدگی کے ساتھ معلوم ہیں۔ بہ نسبت اس زمانے کے لوگوں کے۔ اسی طرح جغرافیہ کا حال ہے۔ پہلے سے زیادہ لوگوں کو اس کا علم ہے پہلے جن ملکوں کے کسی کو نام بھی معلوم نہ تھے آج ان کو سب لوگ جانتے ہیں۔ مثلاً امریکہ اور ہمارے تو بچے بھی امریکہ کا نام خوب جانتے ہیں کیونکہ مفتی محمد صادق صاحب وہاں گئے ہوئے ہیں اور ان کے حالات پڑھتے سنتے رہتے ہیں۔

مگر عجیب بات یہ ہے کہ جہاں ان میں بعد میں آنے والے ترقی کرتے ہیں وہاں دین کے معاملے میں تنزل اختیار کرتے ہیں۔ حساب جاننے میں اولاد اپنے باپ دادوں سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ تاریخ میں زیادہ علم رکھتی ہے جغرافیہ زیادہ جانتی ہے۔ اسی طرح لوہار ترکھان سنار جو پہلے مرگئے اب ان سے بہتر کام کرنے والے موجود ہیں مگر دینی معاملات میں یہ مثال نہیں ملتی اس کی وجہ کیا ہے؟ حالانکہ دین دنیا کے ہر ایک کام اور ہر ایک پیشہ سے زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ اور چاہئے تھا کہ اس میں زیادہ ترقی کرنے والے ہوتے۔

اس کی وجہ ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ جب کہ تاریخ دان تاریخ دانی میں فائدہ دیکھتا ہے تو کوشش کرتا ہے کہ اس کے متعلق اپنا جانشین چھوڑ جائے تاکہ یہ علم مٹ نہ جائے۔ اسی طرح حساب دان جب حساب دانی میں فائدہ دیکھتا ہے تو کوشش کرتا ہے کہ اپنا قائمقام پیدا کرے اسی طرح جغرافیہ والا جب اس علم کو نفع رساں پاتا ہے تو اپنے بعد اسے جاری رکھنے کے لئے اپنا قائمقام بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن دین کے معاملے مین لوگوں میں بہت کم خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے سے زیادہ جاننے والے پیچھے چھوڑیں۔ گو کسی قدر یہ خواہش ان لوگوں میں پائی جاتی ہے جو رسمی دین کے پابند نہیں ہوتے۔ بلکہ اس کو سمجھتے ہیں۔

مگر خرابی یہ ہے کہ کسی امر کی صرف خواہش ہی کافی نہیں ہوتی بلکہ یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ اس خواہش کو پورا کرنے میں مدد دینے والے بھی ہوں۔ مثلاً ایک حساب دان کی یہ خواہش کافی نہیں کہ اس کے پیچھے کوئی حساب دان رہے اور یہ خواہش اس وقت تک پوری نہیں ہو سکتی جب تک ایسے ماں باپ نہ ہوں جو اپنے بچوں کو اس کے سپرد کریں۔ یہی حال اور باتوں کا ہے مگر دین کے معاملے میں ایسا نہیں کرتے۔

اسی طرح ایک اور خرابی یہ ہے کہ اور تو ساری باتیں بچپن میں سکھانے کی خواہش کی جاتی ہے مگر دین کے متعلق کہتے ہیں کہ بچہ بڑا ہو کر سیکھ لے گا ابھی کیا ضرورت پڑی ہے۔ بچے نے ابھی ہوش نہیں سنبھالی ہوتی اور ڈاکٹر منع کرتا ہے کہ ابھی اسے پڑھنے نہ بھجیں مگر ماں باپ اس کو سکول بھیج دیتے ہیں اور گو وہ کہتے ہیں کہ چونکہ آوارہ پھرتا ہے اس لئے سکول میں بیٹھا رہے گا۔ مگر ان کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ وہ سال جو اس کے ہوش میں آنے کے ہیں ان میں کچھ نہ کچھ پڑھ ہی لے۔ مگر عبادت کے لئے جب وہ بلوغت کے قریب پہنچ جاتا ہے تب بھی یہی کہتے ہیں کہ ابھی بچہ ہے بڑا ہو کر سیکھ لے گا۔ اگر یہ کہا جائے کہ بچے کو عبادت کے لئے جگاؤ تو کہتے ہیں نہ جگاؤ نیند خراب ہو گی۔ لیکن اگر صبح امتحان کے لئے انسپکٹر نے آنا ہو تو ساری رات جگائے رکھیں گے۔ گویا انسپکٹر کے سامنے جانے کا تو اتنا فکر ہوتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا کے حضور جانے کے لئے جگاویں۔ تو بچے کو بچپن میں ہی دین سکھانا چاہئے۔ جو لوگ بچپن میں نہیں سکھاتے ان کے بچے بڑے ہو کر بھی نہیں سیکھتے۔ جس طرح بڑی عمر میں جو شخص علم سیکھنا شروع کرتا ہے وہ کبھی اعلیٰ ترقی نہیں کر سکتا۔ اسی طرح بڑی عمر میں دین بھی نہیں سیکھا جا سکتا۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ دنیا کے کاموں میں جو عمر بلوغت کی سمجھی جاتی ہے۔ دین کے متعلق نہیں سمجھی جاتی۔ اٹھارہ اٹھارہ سال تک کے لڑکے کے متعلق کہتے ہیں ابھی بچہ ہے۔ دین کی پابندی کرانے کے لئے سختی کرنے کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ چھوٹا سا بچہ جب چند سال کا ہوتا ہے اگر قلم اٹھا کر کہیں پھینک دیتا ہے تو اسے دھمکایا جاتا ہے اور اگر کسی کتاب کو پھاڑ دیتا ہے تو ڈانٹا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اگر ابھی سے اسے نہ سمجھایا گیا تو اسے چیزیں خراب کرنے کی عادت پڑ جائے گی۔ لیکن اگر خدا کے دین کو خراب کرے تو کچھ نہیں کہا جاتا اور دین کو اس وقت سکھانے کی کوشش کی جاتی ہے جب لڑکا سمجھتا ہے کہ اب تو میں استاد ہوں اور میں دوسروں کو سکھا سکتا ہوں اور اسی وجہ سے کچھ بھی نہیں سیکھ سکتا۔ پس جب تک ماں باپ یہ نہ سمجھیں گے کہ دین سیکھنے کا زمانہ بچپن کا ہے اور جب تک یہ نہ سمجھیں گے ہمارا اثر بچپن میں ہی بچوں پر پڑ سکتا ہے۔ تب تک بچے دین دار نہیں بن سکیں گے۔

ایک اچھی بات

ماں باپ کی اطاعت فرض ہے سوائے اس کے کہ وہ گناہ کا حکم دیں۔

تلقینِ عمل

یورپین لوگوں میں ذہانت کی ترقی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ مجرم کو سزا دینے میں سخت سنگدل ہوتے ہیں۔ مگر ہمارے ہاں یہ ہوتا ہے کہ جب کسی سے کوئی قصور سرزد ہو اور اسے سزا دی جائے۔ تو وہ اپنے قصور کے ازالہ کے لئے صرف اتنا کافی سمجھتا ہے کہ پیسے کے دسویں حصے کا کاغذ لیا اور پیسے کے بیسیوں حصے کی سیاہی اور لکھ دیا میری توبہ۔ میرا قصور معاف فرمائیں۔ آپ سے زیادہ رحیم بھلا کون ہو سکتا ہے۔ آپ رحیم کریم اللہ کے نمائندے ہیں۔ اور اگر 24 گھنٹے کے اندر اندر اسے جواب نہ دیا جائے کہ اچھا تمہیں معاف کر دیا گیا ہے تو تمام معززین کی چٹھیوں پر چٹھیاں آنی شروع ہو جائیں گی کہ فلاں شخص بڑا پریشان ہے وہ اب توبہ کرتا ہے اسے معاف کیا جائے۔ تم اس قسم کا تمسخر کسی زندہ قوم میں نہیں دیکھ سکتے۔ تم چلے جاؤ انگلستان میں۔ تم چلے جاؤ جرمنی میں۔ تم چلے جاؤ امریکہ میں۔ تم چلے جاؤ اٹلی میں۔ تم چلے جاؤ فرانس میں۔ تم کسی ایسی جگہ بھی ایسا تمسخر ہوتے نہیں دیکھو گے۔ تم سو میں سے ایک احمق بھی ایسا نہیں دیکھو گے جو قصور کے بعد کاغذ اور قلم دوات لے کر بیٹھ جائے اور معافی کی درخواست لکھنا شروع کر دے۔ اور تم کوئی ایسا احمق نہیں دیکھو گے جو ایسے شخص کی سفارش کرے۔ مگر ہمارے ہندوستان میں یہ بات عام ہے اور یہ مرض اس قدر بڑھا ہوا ہے کہ اس کے نتیجہ میں عجیب عجیب نظارے بعض دفعہ دیکھنے میں آئے۔ چنانچہ اس سلسلے میں ایک امر کا میرے دل پر بہت گہرا اثر ہے۔ جب تشحیذ الاذہان کی انجمن قائم ہوئی تو اس وقت ہم میں سے ایک شخص سے ایک غلطی ہوئی۔ اس نے بعد میں توبہ کی۔ قربانی بھی کی۔ اور نقصان بھی اٹھایا۔ مگر اس وقت اس سے غلطی ہو گئی۔ اس شخص کے اخلاص کا تم اس سے اندازہ کر لو کہ وہ ایک معقول تنخواہ چھوڑ کر یہاں صرف دس روپے ماہوار پر ہماری انجمن میں ملازم ہو گیا تھا۔ یہ شخص ہماری انجمن کے ابتدائی ممبروں میں سے تھا۔ ضمناً میں یہ بتا دیتا ہوں کہ جس وقت میں نے یہ انجمن قائم کی تھی اس وقت ہم صرف سات لڑکوں نے اسے اپنے خرچ پر جاری کیا تھا۔

اس وقت تحریک جدید کے 140 لڑکے ہیں۔ مگر وہ ان سات جیسا کام کر کے بھی نہیں دکھا سکتے۔ ہم کل سات لڑکے تھے مگر ہم نے دس روپے ماہوار کا ایک نوکر بھی رکھا ہوا تھا۔ ہماری مالی حالت اس وقت جو کچھ تھی اس کا اندازہ اس سے لگ سکتا ہے کہ مجھے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے تین روپے ماہوار وظیفہ ملا کرتا تھا جو قلم دوات کاغذ اور دوسری ضروریات پر میں خرچ کیا کرتا تھا۔ مگر ان تین روپوؤں میں سے بھی میں ایک روپیہ ماہوار اس انجمن پر خرچ کرتا تھا۔ اسی طرح باقی لڑکوں کا حال تھا۔ اسی سرمایہ سے آہستہ آہستہ ہم نے رسالہ جاری کیا اور چونکہ رسالے پر ہم خود محنت کیا کرتے تھے۔ اس لئے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اچھا سرمایہ جمع ہو گیا اور ہمارا کام عمدگی سے چلنے لگا اور ہم نے کام کی سہولت کے لئے دس روپیہ ماہوار پر ایک آدمی رکھنے کا فیصلہ کیا۔ اور اس دوست نے اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کر دیا۔ وہ آدمی بہت نیک تھا۔ غریبوں کی مدد کیا کرتا۔ رفاہ عام کے کاموں میں حصہ لیتا۔ عبادات کا بھی پابند تھا۔ مگر بعض دفعہ آدمی سے کوئی کوتاہی ہو ہی جاتی ہے۔ اس سے بھی ایک دفعہ یہ کوتاہی ہوئی کہ انجمن کا کچھ روپیہ اس نے اپنی ذاتی ضروریات پر خرچ کر لیا۔ اور خیال کر لیا کہ اگلی تنخواہوں سے آہستہ آہستہ ادا کر دوں گا۔ اس امر کا جب ہمیں علم ہوا تو یہ معاملہ ہماری کمیٹی میں پیش ہوا۔ اس وقت ہم میں سے کچھ کالج کے سٹوڈنٹ بھی تھے۔ کیونکہ ہم سات لڑکوں میں سے کچھ انٹرنس پاس کر کے جلدی ہی کالج میں داخل ہو گئے۔ جب یہ معاملہ ہماری کمیٹی میں پیش ہوا تو جو کالج کے سٹوڈنٹ تھے انہوں نے اس امر پر زور دینا شروع کیا کہ اس شخص کو سخت سزا دی جائے۔ کیونکہ اس نے بددیانتی کی ہے اور اسے بددیانتی کے جرم میں علیحدہ کر دینا چاہئے۔ میں نے اس کے مقابلہ میں کہا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس کی طرف سے قانونی بددیانتی ضرور ہوئی ہے لیکن فیصلہ کرتے وقت ہمیں یہ بھی غور

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صوفی محمد اسحاق-

حضرت الشیخ محی الدین ابن العربی

رحمتہ اللہ علیہ

حضرت محی الدین المعروف بابن العربیؒ کا پورا نام ہے محی الدین محمد بن علی بن محمد العربی آپ عرب کے مشہور سخی و مہمان نواز حاتم طائی کی نسل سے ہیں۔ آپ تصوف کی دنیا میں "شیخ اکبر" کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں اور علمی دنیا میں محی الدین ابن العربی کے نام سے مشہور ہیں۔

حضرت ابن العربی کا گھرانہ سپین یعنی اندلس میں اسلامی حکومت قائم ہو جانے پر وہاں جا بسا تھا اور آپ کی پیدائش مرسیلہ شہر میں 17۔ رمضان المبارک 560 ہجری کو ہوئی۔ آپ کے والد نجاری کا کام کرتے تھے مگر تعلیم یافتہ اور بے حد نیک تھے۔ اس زمانہ کے دستور کے مطابق حضرت ابن العربیؒ کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہی ہوئی اور آپ نے اپنے والد صاحب سے ہی قرآن اور حدیث کا درس لیا۔ 568 ہجری میں آپ اپنے والد کے ساتھ اشبیلیہ گئے جو اس زمانہ میں صوفیاء اور علماء کا مرکز تھا۔ یہاں پر آپ نے ابو بکر بن خلف سے فقہ' حدیث اور تفسیر کا درس لیا۔ 18 سال کی عمر میں آپ عالم اسلام بلکہ ساری دنیا کے مشہور فلسفی ابن رشد سے ملنے قرطبہ گئے۔

حضرت ابن العربیؒ بچپن سے ہی بے حد نیک' عبادت گزار اور صادق القول اور بہت ذہین تھے۔ بچپن میں ہی آپ کو سچے خواب آنے شروع ہو گئے تھے اور آپ جلد ہی دور دور تک مشہور ہو گئے۔

عین عالم شباب میں حضرت ابن العربیؒ کے زور قلم کا یہ عالم تھا کہ عربی نظم و نثر پر یکساں قدرت رکھتے تھے۔ شعر کہنے کا ملکہ فطری تھا اور آپ عموماً فی البدیہہ شعر کہا کرتے تھے۔ عربی زبان کی لغت اور محاورات پر آپ کو کافی قدرت حاصل تھی۔

عقیدہ کے لحاظ سے حضرت ابن العربیؒ کا کنبہ حضرت امام مالکؒ کے فقہی مسلک کا پیرو تھا مگر آپ نے مختلف مکاتب فکر کے لوگوں سے تعلیم حاصل کی تھی اس لئے آپ نے اپنے آپ کو کسی ایک کا پابند نہ ہونے دیا۔

حضرت محی الدین ابن العربیؒ کو فلسفہ' تصوف اور الٰہیات کے اسرار و رموز کے مطالعہ میں جو گہرائی حاصل ہے وہ بہت کم لوگوں کے حصہ میں آئی ہے اور آپ کی کشفی کیفیتیں مسلّم ہیں۔ 595 ہجری میں آپ امیریہ کے مقام پر گئے اور وہاں پر آپ نے اپنی کتاب "مواقع النجوم" تصنیف کی۔ 597 ہجری میں آپ جابیہ کے مقام پر گئے جہاں آپ نے متعدد علماء و صوفیاء سے ملاقات کی اور یہاں پر ہی آپ نے اپنا مشہور خواب دیکھا کہ آسمان کے تمام ستارے یکے بعد دیگرے آپ کے عقد میں آئے ہیں جس کا مطلب یہی تھا کہ آپ کو علم و معرفت میں ایک نہایت ہی بلند مقام حاصل ہو گا۔ اس خواب سے آپ کو ایک عجیب روحانی سکون میسر آیا۔

598 ہجری میں آپ نے اندلس کو خیرباد کہا اور افریقہ' مصر' مکہ اور بغداد کے لئے آپ روانہ ہوئے اور کئی جگہ کا سفر کرتے ہوئے بالآخر آپ دمشق میں مستقل طور پر آباد ہوئے۔

اہل حق کی دشمنی عموماً ہوتی آئی ہے اس لئے ایک طبقہ علماء آپ کا بھی آپ کے فلسفیانہ عقائد کی وجہ سے دشمن ہو گیا۔ آپ کے خلاف سازشیں کی گئیں۔ ایک دفعہ آپ کو زہر دینے کی کوشش بھی کی گئی۔ اور آپ کو قتل کرنے کا ارادہ بھی کیا گیا۔ آپ کے علمی مخالفین میں امام بن تیمیہ اور علامہ تفتازانی کے نام سرفہرست آتے ہیں۔ جو لوگ آپ کے مخالف تھے وہ آپ کو ملحد اعظم' کافر اعظم اور زندیق کہتے تھے اور آپ کے معتقدین آپ کو شیخ اکبر اور صدیق کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

آپ کی مشہور تر تصنیف فتوحات مکیہ ہے اور فصوص الحکم بھی کافی مشہور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے کوئی 500 کے قریب کتب تصنیف کی تھیں لیکن ان میں سے اکثر اس وقت نایاب ہیں۔

آپ کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ آپ کی ملاقات امام شہاب الدین سہروردی سے ہوئی تو دونوں ایک دوسرے کو تکتے رہے کسی نے بھی کسی سے کچھ نہ کہا اور اسی حالت میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ بعد میں جب ابن العربیؒ سے شہاب الدین سہروردی کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ شہاب الدین سراپا شریعت اسلامیہ کا مظہر ہے اور سر سے پاؤں تک شریعت کے رنگ میں رنگا ہوا ہے اور جب سہروردی صاحب سے ابن العربی کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ابن العربی حقائق کے عرفان کا ایک بحر بیکراں ہے۔

دمشق میں آباد ہونے کے بعد صدر الدین قونوی آپ کے معتقد ہو گئے اور آپ سے تربیت حاصل کرنے کے بعد صحیح معنوں میں آپ کے جانشین ہوئے۔ ان کی علمی استعداد کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب آپ نے حضرت محی الدین ابن العربی کی کتاب فتوحات مکیہ کا درس شروع کیا تو اس درس میں جلال الدین رومی رحمتہ اللہ علیہ جیسا ہونہار طالب علم بھی موجود تھا جو بعد میں خود ایک علیحدہ مکتب فکر کا بانی قرار پایا اور جن کی تصنیف "مثنوی" لازوال شہرت کی مالک ہے۔

601 ہجری میں حضرت محی الدین ابن العربیؒ بغداد گئے۔ کچھ عرصہ وہاں ٹھہرے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ جب آپ کے مجاہدہ اور (-) کا چرچا ہو چکا تھا اور آپ کو ایک عظیم صوفی تسلیم کر لیا گیا تھا۔ یہاں سے آپ مکہ واپس آئے اور سات سال تک وہاں مقیم رہے۔ آپ کی مشہور و معروف تصنیف "فتوحات مکیہ" کی بنیاد یہیں پڑی جو آپ کا شاہکار ہے۔ 608 ہجری میں آپ بغداد روانہ ہوئے جہاں کچھ عرصہ قیام کر کے آپ عراق اور موصل روانہ ہو گئے۔ 611 ہجری میں آپ پھر وارد مکہ ہوئے اور اس زمانہ میں آپ کی محفل میں بڑے بڑے علماء اور صوفیاء شریک ہوتے تھے۔

ابن العربیؒ کی شخصیت

حضرت ابن العربیؒ کی شخصیت ایک لحاظ سے بڑی عجیب و غریب ہے۔ جو لوگ آپ کی عظمت کے قائل ہیں وہ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے آپ کو عظیم ترین صوفی اور خدا رسیدہ بزرگ مانتے ہیں۔ اور جو لوگ آپ کے خیالات سے متفق نہیں وہ آپ کو ملحد اعظم اور کافر اعظم وغیرہ کے خطابات سے نوازتے ہیں' خدا' رسالت' جنت و دوزخ' حشر و نشر اور ولایت کے متعلق ان کے خیالات عام لوگوں کے لئے قابل قبول نہیں ہیں۔ آپ بلاشک ایک عظیم فلسفی تھے اور آپ کا فلسفہ دنیا کے مشکل ترین فلسفوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ابن العربیؒ کا اسلوب بیان بڑا دقیق اور پر پیچ ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے فلسفہ کو اکثر و بیشتر نظم میں بیان کیا ہے اور تیسری وجہ یہ ہے کہ آپ نے اپنے تمام فلسفیانہ عقائد کو قرآن و حدیث کی مدد سے بیان کیا ہے جو فی ذاتہ ایک قابل فخر چیز ہے نہ کہ باعث تنقیض۔

عرفان الٰہی اور حضرت ابن العربیؒ

عرفان الٰہی کے متعلق بھی حضرت ابن العربیؒ کا نظریہ بہت حیرت انگیز ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا عرفان دو طرح کا ہے۔ ذاتی اور صفاتی۔ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا عرفان حواس خمسہ ممکن نہیں ہے البتہ صفات کا عرفان حواس خمسہ سے ممکن ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کا آئینہ ہے اور خود پر قیاس کر کے اللہ تعالیٰ کی صفات و مخلوقات کو سمجھ سکتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ حواس خمسہ کے علاوہ بھی ایک قوت ہے جو خالص روحانی ہے اور ایک حالت انتزاعی ہے جس کے ذریعہ سے تجلی ربانی ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات ریت کے ذروں کی طرح بے شمار ہیں اور اس کی قوتوں کا احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے اور اگرچہ اس کی قوتیں اور اس کے نام ظاہر میں ایک دوسرے سے مختلف نظر آتے ہیں مگر در حقیقت وہ مختلف نہیں ہیں' ایک ہی قوت کے مختلف مظہر اور مختلف نام ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا قہار ہونا بھی رحمت سے خالی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ بنیادی طور پر رحمٰن و رحیم ہے اور اس کی دی ہوئی ہر سزا میں ایک جزا پوشیدہ ہے۔"

آپ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو سمجھنے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ انسان خود اپنے آپ کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ جس نے خود کو سمجھ لیا وہ خدا تعالیٰ کو بھی سمجھ لے گا۔

پھر حضرت ابن العربیؒ فرماتے ہیں کہ جس انسان کو یہاں کچھ نظر نہیں آتا اسے وہاں بھی کچھ نظر نہیں آئے گا۔ یعنی جس نے یہاں مظاہر قدرت میں خدا تعالیٰ کو جلوہ گر نہیں دیکھا ہے وہ وہاں بھی خدا تعالیٰ کی تجلی سے محروم رہے گا۔

(بحوالہ فصوص الحکم)

حضرت ابن العربی کے بعض اقوال

اہل حق کے منہ سے بلا مبالغہ پھول جھڑتے ہیں اور ان میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے اندر نہ مرجھانے کی خاصیت رکھتے ہیں ان کی خوشبو سے دل و دماغ معطر ہوتے ہیں۔ پس میں ان میں سے بعض کو احباب کی دلچسپی کے لئے یہاں درج کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں۔

۱- اگر تجھ سے کسی سوال کا جواب نہ بن پڑے تو خاموش رہ ممکن ہے اسے تیرے جواب کی ضرورت نہ ہو۔

۲- جہاں تک ممکن ہو شک و شبہ سے بچو۔

۳- ان لوگوں سے ہوشیار رہو جو علماء کی تحریروں کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں۔

۴- اگر کوئی شخص اس بات پر عقیدہ نہیں رکھتا جس پر اس کی جماعت یقین رکھتی ہے تو اسے چاہئے کہ وہ اس گروہ سے علیحدہ ہو جائے اس لئے کہ ایسی صحبت بڑی زہریلی ہوتی ہے۔

۵- کسی آدمی کی سب سے بڑی خوبی اپنے دشمنوں کے ساتھ نرم دلی کا برتاؤ ہے۔ اللہ تعالیٰ خود اپنے دشمنوں سے اچھا برتاؤ کرتا ہے۔

۶- ایک شیخ کے لئے ضروری ہے کہ اسے وہ سب کچھ آتا ہو جس کی اس کے مریدوں کو ضرورت ہو۔ شیخ ہونے کے لئے صرف کشف و کرامات کافی نہیں ہوتے۔

۷- عبادت کی جان عجز ہے جس طرح ہڈی کے گودے سے اعضاء مضبوط ہوتے ہیں اسی طرح عجز کے گودے سے عبادت میں جان پڑتی ہے۔

۸- کوئی شخص اس وقت تک علم کی بلندیوں کو نہیں چھو سکتا جب تک وہ اللہ کے کلام اور محمد

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھکاوٹ کیوں ہوتی ہے

بہت سے لوگ تھکاوٹ کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ بعض دفعہ دو' دو ہفتے تک تھکاوٹ کے آثار محسوس ہوتے ہیں۔ یہ نیند کی کمی سے لے کر شدید بیماری تک کی وجہ میں سے کسی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ اس لئے اس پر توجہ ضروری ہے۔ اس کی بعض وجوہات درج ذیل ہیں۔

نیند کی کمی بعض افراد اپنی مصروفیات کی وجہ سے پوری نیند نہیں لے سکتے اور اس طرح تھکاوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ عام آدمی کے لئے سات تا نو گھنٹے کی نیند روزانہ ضروری ہے۔ اگر نیند پوری نہ ہو تو انسان Micro Sleep کے ذریعہ یہ کمی پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے جس میں ایک سے دس سیکنڈ تک دماغ آنکھیں کھلی ہونے کے باوجود نیند میں چلا جاتا ہے۔ یہ ایک خطرناک طریق ہے اور خاص طور پر ڈرائیورز کے لئے بہت خطرناک ہو جاتا ہے۔

اگر کسی دن نیند کم لی ہو تو اگلے روز جلد سونے کی کوشش کرنی چاہئے یا کم از کم ہفتہ وار تعطیل پر یہ کمی ضروری پوری کرنی چاہئے۔ اس کے علاوہ کام کے بعد 20 تا 40 منٹ کا قیلولہ کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

بعض لوگ بستر پر لیٹنے کے بعد نیند نہ آنے کی شکایت کرتے ہیں اگر لیٹنے کے بیس منٹ بعد تک نیند نہ آئے تو اٹھ کر ٹی۔ وی دیکھیں یا مطالعہ کریں حتیٰ کہ نیند آنا شروع ہو جائے۔ اگر پھر بھی نیند نہ آئے تو ڈاکٹر سے مشورہ ضروری ہے۔

فولاد کی کمی بعض دفعہ خون میں فولاد کی کمی سے بھی تھکاوٹ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہئے اور خواہ مخواہ فولاد کی گولیاں نہیں پھانکنی چاہئیں کیونکہ خون میں فولاد کی زیادتی سے بھی تھکاوٹ کی شکایت ہوتی ہے۔

غم کا ردعمل کسی حادثہ یا خاندان میں کسی کی وفات یا کسی اور صدمہ کے پہنچنے سے انسان سست محسوس کرنے لگتا ہے۔ ماہرین کے نزدیک عام طور پر لوگ اس ردعمل سے ایک سال کے اندر نکل آتے ہیں لیکن بعض افراد میں یہ مسئلہ تین سال تک چلتا رہتا ہے۔

SLEEP APNEA بعض افراد میں خصوصاً ادھیڑ عمر کے موٹے افراد میں سانس کی نالی میں سوتے وقت رکاوٹ پیدا ہونے کی وجہ سے انسان زوردار خراٹے لیتا ہے اور پھر آکسیجن کی کمی کے نتیجہ میں بیدار ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ یہ بیداری ایک رات میں سو دفعہ تک ہو جاتی ہے۔ اس طرح نیند پوری نہ ہونے سے تھکاوٹ کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔

اب اس کا علاج ممکن ہے۔ معمولی کیسز میں تو پہلو کے بل لیٹنے سے اور وزن کم کرنے سے مسئلہ حل ہو جاتا ہے لیکن زیادہ شدید صورت میں ایسے اوزار ملتے ہیں جو زبان کو حلق سے دور رکھتے ہیں اور اس طرح سانس کی نالی میں روکاٹ پیدا نہیں ہوتی۔ ایسے ماسک بھی ملتے ہیں جو ہوا کو قوت کے ساتھ اندر دھکیلتے ہیں۔ کبھی کبھار آپریشن کی ضرورت بھی پڑ جاتی ہے۔

ڈپریشن آج کل یہ بیماری اتنی عام ہے کہ اسے ذہنی بیماریوں کا نزلہ کہا جا سکتا ہے۔ بعض ماہرین کے خیال میں دماغ میں موجود کیمیکلز Serotonium Norepinephrim کا توازن بگڑ جانے سے ڈپریشن ہوتا ہے یا ذہنی تناؤ سے صدمہ وغیرہ سے ڈپریشن ہو جاتا ہے۔

اگر ڈپریشن کسی بیماری کے نتیجہ میں ہو تو صبح بیداری کے بعد طبیعت نسبتاً ہشاش بشاش ہوتی ہے اور پھر دن گزرنے کے ساتھ ساتھ خراب ہوتی رہتی ہے۔ لیکن اگر بیماری کی بجائے کسی صدمہ یا تناؤ وغیرہ کا نتیجہ ہو تو اس صورت میں صبح بیداری کے ساتھ ہی ڈپریشن ہوتا ہے اور دن میں وقتاً فوقتاً اس کا حملہ ہوتا رہتا ہے۔

اس کا شکار لوگ کام سے جی چراتے ہیں۔ یادداشت کمزور ہو جاتی ہے' توجہ باقی نہیں رہتی وغیرہ۔ اس کا علاج سائیکو تھراپی سے بھی ممکن ہے اور ادویات سے بھی لیکن ادویات کا منفی اثر انسان پر ہوتا رہتا ہے۔

THYROID کا عدم توازن انسان کی گردن میں واقع ایک غدود تھائیرائیڈ ہارمون پیدا کرتا ہے جو جسم کے کام کی رفتار کو کم یا زیادہ کر سکتے ہیں۔ اگر یہ ہارمون ضرورت سے کم مقدار میں بن رہا ہو تو انسان سست ہو جاتا ہے۔ دل کی دھڑکن آہستہ' وزن زیادہ' جلد خشک' آواز بھاری اور بال کمزور ہو جاتے ہیں اس حالت کو Hypo Thyroidism کہتے ہیں۔ خواتین میں پچاس سال کی عمر کے بعد اس کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ اگر یہ ہارمون ضرورت سے زیادہ خارج ہو رہا ہو تو اس حالت کو Hyper Thyroidism کہتے ہیں۔ اس میں دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ عضلات کمزور اور انسان کی حرکات میں تیزی آ جاتی ہے۔ یہ دونوں بیماریاں قابل علاج ہیں۔

CHRONIC FATIGUE سنڈروم اس بیماری میں تھکاوٹ تقریباً معذوری کی حد تک بڑھ جاتی ہے۔ انسان کوئی کام نہیں کر سکتا اور بعض اوقات چھ ماہ تک اس کا اثر رہتا ہے۔ اس کے ساتھ دوسری علامات میں عضلات میں درد' گلا خراب' غدودوں میں سوجن' سردرد اور یادداشت پر اثر شامل ہے۔

اس بیماری کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔ بعض کے خیال میں کوئی وائرس' ذہنی تناؤ یا صدمہ جسم کے دفاعی نظام کو فعال کر دیتا ہے اور پھر یہ دفاعی نظام اپنے معمول کے طریق پر پوری طرح نہیں لوٹتا جس کے نتیجہ میں تھکاوٹ ہو جاتی ہے۔

اس کا کوئی ٹیسٹ نہیں۔ جب ڈاکٹرز باقی وجوہات نہ دیکھتے ہوں تو پھر یہ وجہ بیان کرتے ہیں۔ ادویات اور ورزش سے علاج ممکن ہے۔

POST FLU ENNUI جسم میں انفیکشن کی صورت میں جسم کا دفاعی نظام بعض قسم کی پروٹینز Cyto Kines بنتی ہیں جن کی وجہ سے خون کے سفید خلیات جسم پر حملہ آور جراثیم کو ختم کرتے ہیں لیکن یہی پروٹینز جسم میں تھکاوٹ بھی پیدا کرتی ہیں اس لئے بیماری کے بعد فوراً معمول کی زندگی شروع کرنے کی بجائے خوب آرام کرنا چاہئے تاکہ جسم مکمل طور پر صحت یاب ہو جائے ورنہ تھکاوٹ کا حملہ بار بار ہوتا رہنے کا امکان ہے۔

(ماخوذ از ریڈرز ڈائجسٹ مارچ 96ء۔

مرسلہ خلافت لائبریری ربوہ)

درخت بھی دل رکھتے ہیں

یہ بات ایک مشہور ہندو ڈاکٹر جگدیش چندر بوس کے ذریعہ پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ نباتات میں بھی اسی طرح زندگی پائی جاتی ہے جس طرح حیوانات میں ہے چنانچہ چند دن ہوئے "بوس انسٹی ٹیوٹ" میں ایک بہت بڑے مجمع کے سامنے ڈاکٹر صاحب موصوف نے "درخت بھی دل رکھتے ہیں" کے مضمون پر لیکچر دیا۔ جس میں بتایا:۔

"جڑھ سے لے کر چوٹی تک درخت بھی نس ناڑیاں رکھتے ہیں۔ اور ان کی دھڑکن محسوس کی جا سکتی ہے۔ نباتات میں تھکاوٹ محسوس کرنے کا بالکل اسی طرح احساس موجود ہے جس طرح کہ حیوانات میں ہے۔ اور دونوں کی تھکاوٹ کچھ وقفہ آرام کرنے کے بعد دور ہو جاتی ہے۔ ایسی بھی چیزیں ہیں جن کے دینے سے نباتات میں اس احساس کی طاقت بے حد بڑھ جاتی ہے۔ اس کے برخلاف ایسے زہر بھی ہیں جو درخت کی اس زندگی کا خاتمہ کر دیتے ہیں دن بدن جاندار اور بے جاندار کے درمیان جو فرق ہے کم ہو رہا ہے۔ مادہ میں بھی زندگی کی جھلک اور طاقت کے نشان پائے جاتے ہیں۔

عام طور پر لوگوں کا عقیدہ ہے کہ نباتات اور حیوانات میں بڑا بھاری فرق ہے۔ حیوانات میں صدمہ کی چوٹ کو محسوس کرنے کی طاقت ہے۔ اس کے دل کی نبض بھی چلتی ہے۔ اس کے حواس خمسہ بھی کام کرتے ہیں۔ اور ہر ایسی چوٹ کو مختلف ذریعوں سے محسوس کرتے ہیں۔ اور اس کا اثر تمام جسم کے مختلف حصوں پر پڑتا ہے۔ دور کی چیزوں کے اثر بھی اس پر اپنا اثر ڈالتے ہیں ان لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ نباتات ان تمام برکتوں سے محروم ہے۔ ان لوگوں کے خیال میں نباتات اور حیوانات میں کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان میں کوئی مشترکہ اصول یا طاقت کام نہیں کرتے۔ میں نے ان تمام باطل خیالات کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ یہ کہا جائے گا کہ اس غلطی یا ناواقفیت کا باعث یہ ہے کہ نباتات خود اپنی حقیقت کے ظاہر کرنے میں قاصر ہیں۔ اور اس سے ہی پایا جاتا ہے کہ ان میں جان نہیں ہے۔ مگر اب جبکہ میں نے بارہا مختلف طریقوں سے دنیا پر ظاہر کر دیا ہے کہ نباتات میں جان ہے۔ تو پھر اب ایسے طریقے بھی دنیا کو بتانے میں مجھے خوشی ہے کہ نباتات میں دل بھی ہے اور ان کی نبض بھی برابر چلتی ہے۔ میرا دعویٰ ہے کہ نباتات اور حیوانات میں جہاں تک زندگی کا تعلق ہے کوئی فرق نہیں ہے۔ درخت کو جب کاٹ دیا جاتا ہے تو وہ اس درد اور سختی کو بالکل اسی طرح محسوس کرتا ہے جس طرح کہ ایک حیوان۔ اسی طرح مختلف جڑی بوٹیوں پر بھی اثر پڑتا ہے۔

(الفضل 16- فروری 1926ء)

خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اسے خائب و خاسر کرے۔ اور ذلت کی موت دیوے۔ جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق تھا اور وہ نامراد رہا۔ خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے۔ جو اس طرح جھکتا ہے۔ اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسرائیل فلسطین تعلقات

فلسطینی رہنما یاسر عرفات نے غزہ اور اردن کے سینئر حکام کو ایک جلد میٹنگ کے لئے طلب کیا ہے تاکہ اسرائیل کے ساتھ امن سمجھوتے میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے بارے میں غور کیا جاسکے۔ بی بی سی کے مطابق یاسر عرفات نے کہا ہے کہ میٹنگ میں اس بات پر غور کیا جائے گا کہ اب فلسطینیوں کے سامنے کیا راستے ہیں۔

فلسطینی صدر مسٹر یاسر عرفات نے اسرائیل پر الزام لگایا ہے کہ وہ فلسطینی انتظامیہ کی جاسوسی کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ غزہ میں فلسطینی ہیڈ کوارٹر سے خفیہ آلات پکڑے گئے ہیں۔

وائس آف امریکہ کے مطابق اسرائیل کے عہدے داروں کا کہنا ہے کہ وہ فلسطینیوں کے ساتھ تعلقات میں جلد ہی پیش رفت کی توقع رکھتے ہیں جو حالیہ ہفتوں میں خاصے کشیدہ رہے ہیں۔ اسکندریہ میں مصر کے صدر حسنی مبارک کے ساتھ بات چیت کے بعد اسرائیلی وزیر خارجہ مسٹر ڈیوڈ لیوی نے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اس ہفتے کسی قسم کا سمجھوتہ طے پا جائے۔ انہوں نے ان اطلاعات کی تردید کی کہ اسرائیلی اور فلسطینی مذاکرات کنندگان گزشتہ تین ہفتوں سے خفیہ میٹنگ کرتے رہے ہیں۔

OOO

سوڈان میں فسادات

اردن میں گزشتہ دنوں روٹی کی قیمت میں اضافے پر ملک گیر ہنگامے ہوئے اب سوڈان سے خبر ملی ہے کہ روٹی قیمت میں کمی پر بیکری مالکان نے ہڑتال کی اور احتجاجی مظاہرہ کیا۔

خبروں میں بتایا گیا ہے کہ سوڈان کے دارالحکومت خرطوم میں روٹی کی قیمت میں کمی پر ہونے والے فسادات میں کم از کم دو افراد ہلاک اور سات زخمی ہو گئے ہیں۔ وائس آف امریکہ کے مطابق پولیس کو اس وقت مداخلت کرنا پڑی جب فساد کرنے والوں نے املاک کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ مرنے والوں میں بیکری مالک کا ایک اٹھارہ سالہ لڑکا شامل ہے۔ احتجاج اس وقت پھوٹ پڑا جب بیکری مالکان نے روٹی کی قیمت میں 10 فیصد کمی کے حکم پر احتجاجاً ہڑتال کی۔

OOO

کابل پر حملہ

گزشتہ چند ہفتوں سے طالبان کابل پر گاہے گاہے حملے کر رہے ہیں۔ آج کے جدید دور میں فوجیں دور بیٹھی رہتی ہیں اور راکٹوں کے ذریعے حملے کئے جاتے ہیں۔ جس سے حملہ آوروں کا کوئی جانی نقصان نہیں ہوتا اور جہاں راکٹ گرائے جاتے ہیں وہاں تباہی پھیل جاتی ہے۔ راکٹ سے زیادہ موثر ہتھیار میزائیل ہیں جو زیادہ فاصلے تک مار کرتے ہیں۔ امریکہ نے عراق پر حالیہ حملے میزائیلوں سے ہی کئے ہیں۔

تازہ خبروں کے مطابق افغانستان کے دارالحکومت کابل پر تازہ حملوں سے دو افراد ہلاک اور 14 زخمی ہو گئے۔ اطلاعات کے مطابق راکٹوں کا یہ حملہ ایک ایرانی اہلکار مرتضیٰ سروری کے دورے کے موقع پر ہوا جو افغان وزیر خارجہ نجیب اللہ سے ملاقات کرنے والے تھے۔ ادھر روس کا ایک وفد افغانستان پہنچا ہے جو افغان لیڈروں سے تاجک باغیوں کے متعلق بات چیت کرے گا۔

روس نے افغان وزیر اعظم سے تاجکستان کے باغیوں کے مقابلے کے لئے مدد کی درخواست کی ہے۔ رشین فیڈریشن کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے گزشتہ روز افغان وزیر اعظم گلبدین حکمت یار سے ملاقات کی اور روسی صدر کے حکم پر افغان وزیر اعظم سے اپیل کی کہ وہ تاجکستان میں قیام امن میں تعاون کریں وفد نے کہا کہ روسی فوج تاجکستان میں نیم دلانا اقدامات کر رہی ہے۔ کیونکہ ہم چیچنیا والی حماقت یہاں دوہرانا نہیں چاہتے انہوں نے کہا کہ روس اس مسئلے کا پرامن حل چاہتا ہے۔ اس موقع پر افغان وزیر اعظم نے کہا کہ ہماری اولین کوشش یہ ہوگی کہ تاجکستان میں لڑائی بند کرادی جائے۔ اس کے بعد مستقل امن کے قیام کے لئے بات چیت شروع کی جائے۔

OOO

سری لنکا میں تاملوں سے لڑائی

سری لنکا کی وزارت دفاع نے بتایا ہے کہ مشرقی سری لنکا میں تامل گوریلوں نے فوج پر حملہ کرکے 7 سپاہیوں کو ہلاک کر دیا ہے یہ حملہ اس وقت کیا گیا جب فوجی اس علاقہ میں بعض خاندانوں کو محفوظ مقامات کی طرف لے جا رہے تھے۔

دریں اثناء ایک اور اطلاع کے مطابق سراتھوڈن کے علاقے میں فوج نے گھات لگا کر حملہ کیا اور 5 تامل گوریلے ہلاک کر دیئے۔

OOO

ایران کے صدر کا دورہ

ایران کے بارے میں یہ امریکی حکمت عملی کہ اسے دنیا میں الگ تھلگ کر دیا جائے جابجا ناکام ہوتی نظر آرہی ہے۔ ایران کے صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی نے گزشتہ روز مشرقی افریقہ کے ملک کینیا کا دورہ شروع کر دیا ہے۔ یہ دورہ افریقہ کے چھ ممالک کے دورہ کا آغاز ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق وہ اپنے حالیہ دورے میں روانڈا' جنوبی افریقہ' زمبابوے' تنزانیہ اور سوڈان جائیں گے۔ ایرانی صدر کے ان دوروں سے بظاہر امریکہ میں تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ امریکہ کے عمومی طور پر ان ممالک کے ساتھ پرجوش دوستانہ تعلقات تھے اور اب یہی ممالک امریکہ کے دشمن نمبر1 کا استقبال کر رہے ہیں۔

OOO

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار 15- ستمبر 1996ء

12-00	(رات) اردو کلاس س حضرت صاحب کے ساتھ
1-00	دین حق کی تعلیم۔ روحانی خزائن
1-30	احمدیت کی تاریخ کا ایک ورق از بی اے رفیق
2-00	بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ۔
2-30	چینی زبان سیکھئے۔
3-00	حکایات شیریں۔(نیا)
4-00	تلاوت-حدیث-خبریں
4-30	چلڈرنز کارنر۔
5-00	لقاء مع العرب
6-00	ہمارے دوستوں سے ملئے۔
7-00	حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس
7-30	چینی زبان سیکھئے۔
8-00	حکایات شیریں۔
9-00	بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ
10-00	تلاوت-حدیث-خبریں
10-30	چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)
11-00	سندھی پروگرام
12-00	دین حق کی تعلیم۔ روحانی خزائن
12-30	تاریخ احمدیت سے ایک ورق۔ از بی۔ اے رفیق صاحب
1-00	لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00	بنگلہ پروگرام۔ اردو پروگرام
3-00	اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔ (دوبارہ)
4-00	تلاوت-حدیث-خبریں
4-30	سوال و جواب کا سیشن۔ حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ۔
6-00	ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
7-00	اراؤنڈ دی گلوب۔ چڑیا گھر کی سیر
8-00	لقاء مع العرب
9-00	البانین پروگرام
10-00	تلاوت-حدیث-خبریں
10-30	چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ۔
11-00	جرمن پروگرام۔

سوموار 16- ستمبر 1996ء

12-00	(رات) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00	اے لیٹر فرام لندن
1-30	ایڈریس از حضرت امام جماعت الرابع
3-30	نارویجین زبان سیکھئے۔
4-00	تلاوت-حدیث-خبریں
4-30	چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ ملاقات۔
5-00	لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00	اراؤنڈ دی گلوب۔ چڑیا گھر کی سیر۔
7-00	اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ
8-00	نارویجین زبان سیکھئے (دوبارہ)
9-00	ملاقات حضرت امام جماعت الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)
10-00	تلاوت-حدیث-خبریں
10-30	چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ ملاقات
11-00	سرائیکی پروگرام
12-00	دوپہر۔ اے لیٹر فرام لندن۔
1-00	لقاء مع العرب۔ اردو پروگرام۔
2-00	اردو پروگرام۔ سیرت۔ تقریر
3-00	اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
4-00	تلاوت-حدیث-خبریں
4-30	چلڈرنز کارنر
6-00	ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ (نیا)
7-00	احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس
8-00	لقاء مع العرب
9-00	ترکی پروگرام
10-00	تلاوت-حدیث-خبریں
10-30	چلڈرنز کارنر۔
11-00	جرمن پروگرام۔

بقیہ صفحہ 3

کرنا چاہئے کہ اس شخص کا ماحول کیا ہے۔ اور آیا اس شخص سے جو بددیانتی سرزد ہوئی ہے یہ ناسمجھی کی وجہ سے سرزد ہوئی ہے یا شرارت کی وجہ سے سرزد ہوئی ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ بددیانتی اس نے شرارت کے طور پر کی اور انجمن کو نقصان پہنچانے کے لئے کی ہے تو اسے واقعہ میں سزا ملنی چاہئے لیکن اگر یہ ثابت ہو کہ شرارتاً ایسے نہیں کیا محض غفلت کی وجہ سے اس نے ایسا کیا ہے اور یہ خیال کرکے کچھ روپیہ خرچ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرلیا ہے کہ اگلی تنخواہ میں سے دے دوں گا تو گو بددیانتی یہ بھی ہے مگر یہ شرارت والی بددیانتی سے مختلف ہے اور ہمیں سزا میں نرمی کرنی چاہئے۔ چنانچہ میں نے کہا اس شخص نے ہماری خاطر ایک اچھی نوکری چھوڑی۔ اور یقیناً جو نوکری ہماری ہے اس کی پہلی نوکری کا قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ پس جب اس کی ہماری خاطر قربانی ثابت ہے تو گو اس کا فعل بددیانتی ہی قرار دیا جائے۔ مگر یقیناً وہ اس حد تک نہیں جس حد تک شرارتی بددیانتی ہوتی ہے۔ ہمارے ساتھیوں میں سے ایک دو تمام تقریریں سنتے رہے۔ اور خاموشی سے بیٹھے رہے۔ اور انہوں نے اس میں کوئی دخل نہ دیا۔ مگر جب بحث لمبی ہو گئی تو وہ جوش سے کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ لوگ کیا بے وقوفی کی باتیں کر رہے ہیں نہ کالج والوں کی بات میری سمجھ میں آتی ہے اور نہ (میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) ان کی۔ دونوں کہتے ہیں کہ اس شخص نے بددیانتی کی۔ فرق صرف یہ ہے کہ ایک فریق کہتا ہے کہ اس نے شرارت والی بددیانتی کی دوسرا کہتا ہے کہ یہ نادانی کی بددیانتی ہے۔ ایک کہتا ہے سزا زیادہ دینی چاہئے اور دوسرا کہتا ہے کہ سزا نرم دینی چاہئے۔ مگر دونوں اس کو بددیانت قرار دیتے ہیں۔ اور اس کے فعل کو قابل سزا قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ بات دونوں کی غلط ہے۔ اور خوامخواہ اس مجلس میں بلا کر ہمارا وقت ضائع کیا گیا ہے۔ آپ لوگ مجھے یہ بتائیں کہ یہ جو مجلس تشحیذ الاذہان کا روپیہ ہے یہ آپ کا ہے یا خدا کا۔ میں نے کہا خدا کا وہ کہنے لگے جب خدا کا ہے تو اگر خدا کے بندوں نے کچھ روپیہ لے لیا تو ہو تم کون جو اسے بددیانت اور خائن قرار دو۔ ہم نے اس پر انہیں بہتیرا سمجھایا اور دلیلیں دیں کہ آپ کی یہ بات درست نہیں مگر وہ یہ ہی کہتے چلے گئے کہ مال بھی خدا کا اور بندہ بھی خدا کا۔ میری سمجھ میں تو کوئی اور بات آتی ہی نہیں۔ ہم نے کہا کہ اس کا تو یہ مطلب ہے کہ دینی خزانے میں سے جو روپیہ کسی کے ہاتھ آئے وہ اٹھا کر چلتا بنے۔ مثلاً صدر انجمن احمدیہ میں مال آتا ہے تو محاسب صاحب سیف اٹھا کر گھر لے جائیں اور کہیں کہ خدا کا مال اور خدا کا بندہ۔ جب مال خدا کا ہے تو میرا اسے اپنے نفس پر خرچ کرنا کہاں گناہ ہوا۔ اور جب ہم پکڑیں تو وہ کہیں کہ بتاؤ تم نے خدا کی خاطر مال دیا تھا کہ نہیں اور جب ہم کہیں کہ ہاں دیا تھا تو وہ کہیں کہ بس پھر میں بھی اس کا بندہ اور خدا کا بندہ خدا کا مال لے جا رہا ہے وہ کہنے لگے کوئی لے جاتا ہے تو لے جائے۔ ہمیں اس میں دخل نہیں دینا چاہئے۔ ہم نے انہیں بہت ہی سمجھایا مگر یہ مسئلہ کچھ اس طرح ان کے دماغ میں مرکوز تھا کہ آخر تک ہماری بات ان کی سمجھ میں نہ آئی کیونکہ وہ ایسے معاملات میں سزا کے قائل ہی نہ تھے۔

بقیہ صفحہ 4

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر پوری طرح عمل نہ کرے اور تمام قدیم پیغمبروں کی الہامی تعلیم کا احترام نہ کرے۔

۹- جو شخص اللہ تعالیٰ کے قوانین کی نافرمانی کرتا ہے اسے کبھی حقیقی عزت حاصل نہیں ہوتی چاہے اس کی شہرت آسمانوں کو چھوتی ہو۔

ابن العربیؒ کی تصانیف میں ذکر کر چکا ہوں کہ حضرت ابن العربیؒ ایک بہت بڑے مصنف بھی ہیں اور یہ کہ آپ نے پانچ سو کے لگ بھگ کتب تصنیف کی ہیں لیکن اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ مولانا جامیؒ نے ان کی کتابوں کی تعداد پانچ سو بتلائی ہے اور فیروز آبادی صاحب نے چار سو۔ لیکن خود ابن العربیؒ نے اپنی وفات سے پانچ سال پہلے جو فہرست تیار کی تھی اس کے مطابق آپ کی تصانیف کی تعداد دو سو نواسی تھی اگرچہ بقیہ پانچ سال میں آپ نے بعض اور کتب ضرور تصنیف کی ہوں گی۔ بہرحال اس وقت کتب خانوں میں ان کی بیس پچیس کتابوں سے زیادہ موجود نہیں ہیں باقی سب حوادث کی نذر ہو گئی ہیں۔

ابن العربیؒ کی وفات حضرت ابن العربیؒ نے 78 سال کی عمر پائی اور 28 ربیع الآخر 638 ہجری کو اس دار فانی سے انتقال کیا۔ شیخ نے اپنے دو فرزند چھوڑے جن میں سے ایک زبردست شاعر تھے اور صاحب دیوان بھی۔ دونوں لڑکوں کی قبریں بھی باپ کے قریب ہیں جو جبل قاسیون پر موجود ہیں۔

(الفرقان نومبر 1971ء)

بقیہ صفحہ 1

تعلق رکھتی ہے۔ رحیمیت کو پہلے بیان فرمایا۔ جو افراد کے ذاتی کاموں کے بدلے کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور پھر انتہائی درجے کا ذکر فرمایا۔ جو قومی قربانی کے فوائد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اور ہر ایک انسان جانتا ہے۔ کہ فردی فوائد سے قومی فوائد زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو تمدنی اور سیاسی امور کی ناواقفی اور کمزوری ایمان اور ان کے بدنتائج سے محفوظ رکھے اور ہمیں ہر قسم کی قربانیاں خواہ وہ فردی ترقی کے ساتھ تعلق رکھتی ہوں اور خواہ قومی ترقی کے ساتھ ان کے کرنے کی توفیق عطا فرماوے اور ان کے بہتر نتائج پیدا ہوں۔

(از خطبہ 13- فروری 1925ء)

* Premier Quality Orange Juice
obtained from Kinnu & Malta

adcom 319/96

The Largest Food Processors in Pakistan, **Shezan International Limited**, Lahore, Karachi, Hattar.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 8- ستمبر-1996ء
درجہ حرارت کم ازکم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 34 درجے سنٹی گریڈ

○ مقبوضہ کشمیر الیکشن کے موقع پر سخت خونریزی ہوئی- پولیس فائرنگ سے کپواڑہ میں 12 کشمیری شہید ہو گئے- دوسرے مقامات پر بھی پولیس کی فائرنگ اور تشدد کے واقعات ہوئے وادی میں ہڑتال رہی- بموں راکٹوں کے حملوں کے جابجا واقعات ہوئے- فوج شہریوں کو گھیر گھیر کر پولنگ سٹیشنوں پر لیجاتی رہی- مظاہرین پر مختلف جگہوں پر پولیس نے فائرنگ کی جس سے درجنوں افراد شہید ہو گئے- سری نگر اور جموں کا فون پر رابطہ منقطع ہو گیا- فوج اور پولیس کی زبردست کوششوں کے باوجود پولنگ سٹیشنوں پر ویرانی رہی- حریت پسندوں نے جوابی حملے کر کے درجنوں فوجی ہلاک کر دیئے- جگہ جگہ فوج اور پولیس گشت کرتی رہی-

○ امریکہ کے نائب وزیر تجارت نے اسلام آباد میں امریکن سنٹر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کرپشن پر قابو پائے- کوئی حد ہونی چاہئے- تاہم انہوں نے کہا کہ کرپشن پاکستان کا ہی نہیں ساری دنیا کا مسئلہ ہے- انہوں نے کہا کہ پاکستان جوہری ہتھیاروں کی آزمائش پر پابندی کے جامع منصوبے پر دستخط کر دے تو اس کے لئے اقتصادی ترقی کے دروازے کھل سکتے ہیں- امریکی کمپنیاں پی آئی اے کو طیارے فراہم کریں گی- اس میں پریسلر ترمیم رکاوٹ نہیں بن سکتی-

○ امریکی نائب وزیر تجارت سے وزیر سرمایہ کاری کے عہدہ پر مسٹر آصف علی زرداری کی تقرری کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ بے نظیر حکومت کا ذاتی معاملہ ہے- تاہم انہوں نے کہا کہ امن وامان کے تحفظ کے بغیر مزید سرمایہ کاروں کا پاکستان آنا مشکل ہے- سیاسی استحکام کے بغیر پاکستان میں اقتصادی ترقی کا تصور نہیں ہو سکتا-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کے قریبی حلقوں نے سٹیٹ بینک کی طرف سے نادہندگان کی فہرستیں جاری ہونے پر سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ ملک میں اقتصادی بحران حکمرانوں کی غلط اقتصادی پالیسیوں کی وجہ سے پیدا ہوا ہے- اتفاق گروپ اس سے قبل کبھی نادہندگان میں شامل نہیں ہوا- آج اگر ایسا ہوا ہے کہ اتفاق سے بعض یونٹوں کے ذمے بینکوں کے قرضے ہیں تو یہ موجودہ حکومت کی اقتصادی پالیسیوں اور ان کے خاندان کے معاشی قتل کرنے کی کوششوں کی وجہ سے ہوا- جس نے ملک کا بیڑا غرق کر دیا ہے- اگر اتفاق گروپ نے بینکوں سے 50 کروڑ کے قرضے کے لئے ہیں تو اس کے اثاثے ڈیڑھ ارب سے زائد ہیں- حکومتی پالیسیوں کی وجہ سے کاروبار مندا ہے اس لئے قرضے کس طرح اتارے جا سکتے ہیں-

○ بھارت کے وزیر خارجہ مسٹر آئی کے گجرال نے کہا ہے کہ بھارت جب مناسب سمجھے گا ایٹمی ہتھیار بنائے گا- کسی کو اجازت نہیں دے سکتے کہ وہ ہمارے لئے کوئی فیصلہ کرے- بھارت ایٹمی آپشن پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گا- بھارت کے گرد ایک بڑی ایٹمی طاقت ہماری ملکی سلامتی کے لئے کسی بھی وقت خطرہ بن سکتی ہے- سلامتی کا مسئلہ پیدا ہونے پر اس کا جواب نہ دے کر آئندہ نسل کی خوشحالی خطرہ میں نہیں ڈال سکتے- انہوں نے کہا کہ جنرل اسمبلی میں سی ٹی بی ٹی کا متبادل مسودہ پیش کرنے کا کوئی ارادہ نہیں- واضح رہے کہ بھارتی وزیر خارجہ کا یہ بیان اس وقت آیا ہے جب جنرل اسمبلی سی ٹی بی ٹی کی تجویز پر غور کرنے کے لئے تیار ہے-

○ سابق صوبائی وزیر خضر حیات ٹوانہ کے بیٹے ثمر حیات ٹوانہ کے قتل کے الزام میں ثمر حیات کی سابق بیوی ٹمی، مظہر تبی اور ڈاکٹر سعید الہی سمیت 9- افراد کو نامزد کر دیا گیا- ایف آئی آر میں الزام لگایا گیا ہے کہ ڈاکٹر سعید الہی اور ٹمی کی ایماء پر مظہر تبی نے اپنے چھ ساتھیوں سمیت اندھا دھند فائرنگ کر کے ثمر ٹوانہ کو قتل کر دیا-

○ جے یو پی نیازی گروپ نے ملی یکجہتی کونسل سے علیحدگی اختیار کر لی ہے-

○ امریکہ نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کے فضائی حملوں سے عراقی فضائی دفاع کو شدید نقصان پہنچا ہے-

○ مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ آزاد گروپ کو حکومت سے آزاد کر رہے ہیں- عوام حکومت نہیں نظام کی تبدیلی چاہتے ہیں- انہوں نے کہا کہ قاضی کے استعفے سے کوئی فرق نہیں پڑتا-

○ کراچی میں دس اپوزیشن جماعتوں کی اپیل پر ہڑتال کی جائے گی یہ ہڑتال ایم کیو ایم کے کارکنوں کی مبینہ پولیس مقابلوں میں ہلاکت کے خلاف کی جائے گی-

○ سابق وزیر اعظم ملک فیروز خان نون کے صاحبزادے سابق وزیر ملک نور حیات نون امریکہ میں انتقال کر گئے-

○ لاہور شیخوپورہ روڈ پر پولیس مقابلہ میں 3- ڈاکو ہلاک ہو گئے ایک فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا- ہلاک ہونے والوں میں سرغنہ انور عرف انو علاقے میں جرائم کا باپ کہلاتا تھا- اس کے سات ساتھی پہلے سے گرفتار ہیں- مقابلے میں حصہ لینے والے پولیس اہلکاروں کے لئے انعامات کا اعلان کیا گیا ہے-

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ شریف فیملی کے دوسرے اداروں کے ذمہ بھی 4- ارب 59 کروڑ روپے کے قرضے ہیں- اس فیملی کے ارکان صرف بینکوں ہی کے نادہندگان نہیں بلکہ بڑے چور ہیں- لوہا چوری سے لے کر کالا دھن سفید کرنے تک غلط ایس آر اوز جاری کئے- انہوں نے ہر شعبے میں مختلف طریق سے قوم کو لوٹا ہے-

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے کرسی بچانے کے لئے کوتاہیاں نظرانداز کرنی پڑتی ہیں- ڈاکو گولیاں چلائیں تو کیا پولیس ہاتھ جوڑے؟ بدمعاشوں کو نکیل ڈال کر گھمائیں تو ہائی کورٹ انہیں چھوڑ دے گی- انہوں نے کہا کہ نواز شریف جس ایم پی اے کا کام نہیں کرتے تھے وہ روٹھ جاتا تھا- نواز شریف کے ساتھ وہی چل سکتا ہے جس کا ضمیر نہیں- انہوں نے کہا کہ قاضی حسین احمد ٹکا لگانے کے لئے سینٹ سے مستعفی ہوئے ہیں- انہوں نے کہا کہ میں لاہور میں اتنے ترقیاتی کام کراؤں گا کہ اپوزیشن پریشان ہو جائے گی-

○ قرض نادہندگان کی دوسری فہرست تیار کر لی گئی ہے اس میں مزید 200 نادہندگان کے نام ہوں گے-

○ معلوم ہوا ہے کہ لے آف جج مسٹر جسٹس احمد سعید اعوان نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کوئی کتنا ہی بڑا ہو اسے قرضہ واپس کرنا پڑے گا- معافی کسی صورت نہیں ہو گی- ایمانداری سے قرض لوٹانے والوں کو رعایتیں بھی دی جائیں گی- جنہوں نے عادت نہ بدلی ان پر سختی بھی ہو گی-

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ حکومت اس بارے میں اپنی پوزیشن واضح کرے کہ ملک میں کوئی مالیاتی بحران نہیں-

○ اغوا ہونے کے بعد کامیابی سے بازیاب ہونے والے لاہور کے نیورو سرجن ڈاکٹر بشیر نے کہا ہے کہ مجھے اغوا کرنے کے بعد جب لیجا جا رہا تھا تو کسی ناکے پر نہ روکا گیا- پولیس کلیئرنس کے بغیر ایسی وارداتیں ممکن نہیں-

○ امیر جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ اگر صدر نے 27- ستمبر تک اسمبلیاں نہ توڑیں تو اکتوبر میں اسلام آباد تک لانگ مارچ کروں گا-

○ پنجاب اسمبلی کے ارکان کو کروڑوں روپے کے پلاٹ الاٹ کر دیئے گئے- کئی ارکان کو ان کے نام پر اور بعض کو رشتہ داروں کے نام پر پلاٹ دیئے گئے- ایسے ڈیڑھ سو پلاٹوں کی قیمت اڑھائی ارب روپے ہے-

○ مقبوضہ کشمیر میں انتخابی ڈرامے کے خلاف آزاد کشمیر اور پاکستان سمیت دنیا بھر میں یوم سیاہ منایا گیا- مظفر آباد، اسلام آباد، اور لاہور کے علاوہ دیگر شہروں میں احتجاجی جلوس نکالے گئے- مظفر آباد میں جلوس کی قیادت وزیر اعظم بیرسٹر سلطان محمود چوہدری نے کی-

کرایہ کے لئے خالی ہے
محلہ دارالیمن غربی ربوہ میں 3 کمروں پر مشتمل مکان 13/4 رقبہ 22 مرلے بجلی، پانی وغیرہ کی سہولت دستیاب کرایہ کیلئے خالی ہے- کم از کم کرایہ 800 روپے ایڈوانس ایک سال (NEGOTIABLE)
خواہشمند حضرات فون 511256-0462
میاں شہباز احمد سے رابطہ کریں-

مفید اور مؤثر دوائیں
جو اندرون و بیرون ملک مشہور ہیں
اکسیر معدہ : ہاضمہ کا بہترین چورن
قند شفاء : نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر
حب سعال : کھانسی کیلئے گولیاں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون : 211538

امراض جلد گرمی جگر مثانہ، گیس، کمزوری اعصاب کا خاتمہ
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
امراض زنانہ مردانہ، خوف، دہشت گھبراہٹ کمی نیند کا علاج

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
دوکان 212837، گھر : 212175
پروپرائیٹرز میاں نسیم احمد طاہر، میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534